خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کیے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	اتباع رسول ﷺ کی برکت اور حجیت حدیث	8
2	حضور ﷺ حاضر ناظر ہیں	8
3	حضور ﷺ وسیلہ ہیں	9
4	حضور ﷺ کا دور سے دیکھنا اور سننا	9
5	حضور ﷺ بے مثل ہیں	10
6	حضور ﷺ کی شفاعت	11
7	پابندی سنت کی ترغیب	11
8	اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں	12
9	حضور ﷺ سے نسبت کی برکت اور بال مبارک کی شان	12
10	معراج النبی ﷺ	13
11	علم غیب	14
12	ولی کی وسعت نظر	14
13	حضرت حارثہ کی وسعت نظر	15
14	شیخ کو مرید کے تمام احوال سے واقف ہونا چاہیے	15
15	نگاہ ولی میں تاثیر	16
16	ولی دلوں کے بھید جانتے ہیں	16

17	کشف القلوب	16
18	حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مرشد پاک کا کشف	17
19	ولی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے	17
20	ولی کی قوت سامعہ	17
21	تصرفات اولیاء	17
22	تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی	18
23	ولی کا ہوا پر تصرف	18
24	ولی کا پانی پر تصرف	18
25	درندوں پر ولی کا تصرف	19
26	مزارات کی زیارت اور چلہ	19
27	قبور اولیاء سے استمداد، انکی زیارت، ان پر چلہ کشی، ان سے مرادیں مانگنا، اولیاء کا وسیلہ اور مزارات پر چادر چڑھانا	19
28	پتھروں پر ولی کا تصرف	19
29	قبور اولیاء سے استمداد اور ان سے مرادیں مانگنا	20
30	ولی کے مزار کی مجاورت اور مزار کی چادر	20
31	خاص مقام یا بزرگ کی زیارت کے لیے سفر جائز ہے	21
32	غیر اللہ سے مدد مانگنا	21
33	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی شان	22
34	تقلید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	22
35	امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر	23

تعارف مصنف

آقائے دوعالم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ العلماء ورثة النبياء عصر حاضر میں اس فرمان مبارک کا صحیح مصداق جن مبارک ہستیوں کو کہا جا سکتا ہے ان میں ایک نمایاں نام شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد چشتی قادری دامت برکاتہم کا ہے جنکی زندگی کا ایک ایک لمحہ اسوۂ نبوی کی تفسیر نظر آتا ہے جو یقیناً آپکے والدین اور اساتذہ کی تربیت کا نتیجہ ہے

آپ ضلع رحیم یار خان تحصیل لیاقت پور کے ایک قصبہ خانبیلہ میں ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے اور اپنے زمانے کے بہترین اہل علم وفن سے اکتساب کیا جن میں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمیؒ شیخ القرآن علامہ عبدالغفور ہزارویؒ حافظ الحدیث سید جلال الدین شاہ صاحبؒ بھکھی شریف اور امام المناطقہ حضرت علامہ عطا محمد بندیالویؒ جیسی نامور ہستیاں شامل ہیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس دولت علم تو وافر ہے مگر دوسروں تک اس دولت کو پہنچانے اور اس علم کو سینوں میں اتارنے کا ملکہ نہیں اور گفتار میں سلاست، فصاحت اور بلاغت نہیں۔ اگر کوئی گفتار کا غازی ہے تو کردار سے عاری اور علم کے مطابق عمل سے محروم ہے لیکن اگر حضور شیخ الاسلام کی ذات والا صفات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ قدرت نے کس فیاضی کے ساتھ آپکو ان تمام خصوصیات سے نوازا ہے اگر آپکو مسند تدریس پر دیکھا جائے تو عقلی ونقلی علوم پر ایسی دسترس کہ حقیقتاً جامع المعقول والمنقول کا لقب آپکو سجتا ہے اور اگر آپکو منبر خطابت پر دیکھا جائے تو گفتگو ایسی جامع کہ اہل علم اور اہل ذوق بھی حظِ وافر حاصل کریں اور علمی و منطقی نکات اتنے آسان پیرائے میں بیان فرماتے ہیں کہ سادہ آدمی بھی مکمل طور پر سمجھ لے اثر آفرینی کا یہ عالم ہے آپکی بات صرف سینوں میں ہی نہیں بلکہ قلب وروح میں اتر جاتی ہے آپکی گفتگو میں صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ فیضان نظر بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ آپ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ روحانیت کے بھی اعلیٰ وارفع مقامات پر فائز ہیں

بچپن میں ہی آپ نے شیخ المشائخ حضرت خواجہ دُرمحمد صاحب علیہ الرحمۃ کے دست حق

پرست پر بیعت کی اور جب آپ نے حضرت غزالی زماںؒ سے دورۂ حدیث شریف پڑھا تو انہوں نے آپکو سند حدیث کے ساتھ ساتھ چاروں سلاسل طریقت میں خلافت واجازت بھی عطا فرمائی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسوقت آپکی عمر صرف 17 سال تھی۔ آپکی فطری استعداد اور روحانی قوت پرواز کو دیکھتے ہوئے اولیائے کاملین کی توجہات بڑھتی رہیں۔ اور بعد ازاں حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کے لخت جگر پیر سید علی حسین شاہ صاحب نے آپکو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت سے نوازا۔ جب آپ حرمین شریفین کی حاضری کے لئے گئے تو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنیؒ نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں خلافت عطا فرمائی اور وہیں پر ملک شام کے ایک عظیم المرتبت بزرگ شیخ ابراہیم شاذلیؒ نے آپکو سلسلہ علیہ شاذلیہ میں بھی خلافت سے نوازا، اسکے علاوہ آپ سلسلہ عالیہ رفاعیہ میں بھی مجاز ہیں مگر مزاج پر انوار قادریہ کا غلبہ ہے اور عموماً اسی مشروب سے طالبوں کو سیراب فرماتے ہیں اور اسوقت تک ہزاروں افراد آپکے دست اقدس پر بیعت کر چکے ہیں آپکا حلقہ ارادت دنیا کے تمام براعظموں میں پھیلا ہوا ہے۔

اپنے تمام تر تبلیغی، روحانی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف وتالیف کیطرف بھی توجہ فرمائی اور مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا۔ بالخصوص تفسیر قرآن کے حوالے سے پہلے پارہ کی تفسیر الفیضان کے نام سے منظر عام پر آچکی ہے

زیر نظر تالیف اس لحاظ سے انفرادیت اور اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں آپ نے حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مسلک کو انہی کی تصنیف لطیف سے بیان فرمایا ہے اور صرف کشف المحجوب کے اقتباسات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے مگر اختصار کے باوجود آپکی یہ تالیف کسی بھی طبع سلیم کیلئے کافی ووافی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک رسالے کو اتحاد امت کا ذریعہ بنا دے اور ہمیں حضور شیخ الاسلام کے علوم وفیوض سے دائما فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ قاضی تجوید الدین قادری

۷ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ۔ سوموار

پیش لفظ

موجودہ دور میں ہر شخص دعوے دار ہے کہ اسکا مسلک حق ہے۔ اور باقی تمام مسالک باطل ہیں اور انکے عقائد، نظریات اور تشریحات دین اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں جدید علوم سے بہرہ ور طبقہ بالخصوص اور ان پڑھ طبقہ بالعموم تذبذب اور ذہنی خلفشار میں مبتلا ہیں کہ وہ کون سا مسلک اختیار کریں ان حالات میں وہ کسی مستند اور معتمد علیہ عالم دین کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے وہ اسلام کی حقیقی روح کے مطابق رہنمائی حاصل کر کے مسلک حق کو اختیار کر سکیں اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کی مسلمہ علمی و روحانی شخصیت حضرت مخدوم السید ابوالحسن علی بن عثمان الہجویری الجلابی المعرف بہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی کتاب کشف المحجوب سے رہنمائی حاصل کی گئی تھی تا کہ حق واضح ہو جائے اور ان کی تعلیمات سے روشنی حاصل کر کے گم گشتہ راہ طبقات سیدھے راستے پر چل کر اپنی عاقبت کو سنوار سکیں اور بارگاہ خداوندی میں سرخرو ہو سکیں برصغیر پاک و ہند میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی شخصیت تمام مکاتب فکر میں مسلمہ حیثیت رکھتی ہے اور ہر عقل سلیم کا مالک آپکی تعلیمات کو مشعل راہ و نشان منزل سمجھتا ہے اس مختصر سے رسالے کو مسلک حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس میں موجودہ دور کے مسلکی اختلافی مسائل کے بارے میں حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے نقطہ نظر کو پیش کیا گیا ہے۔

نوٹ: کشف المحجوب فارسی زبان میں ہے عوام کے افادہ کیلیے فارسی عبارت کی بجائے اسکے اردو ترجمہ گنج مطلوب پر اکتفاء کیا گیا ہے اور آخری صفحہ پر مختلف کتب سے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے بارے میں تحریر پیش کی گئی ہے۔

محمد مقصود احمد چشتی

خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ لاہور پاکستان

اتباع رسول ﷺ کی برکت اور حجیت حدیث

مشائخ میں سے ایک شیخ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمتہ اللہ علیہ کے قریب سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ لکڑی کے ایک پیالہ سے جو ایک پتھر کے نیچے رکھا ہوا تھا دو چشمے جاری ہو گئے جن میں سے ایک دودھ کا تھا اور دوسرا شہد کا۔ میں نے کہا اللہ اللہ شیخ یہ درجہ آپ کو کہاں سے مل گیا؟ فرمایا! محمد ﷺ کی متابعت سے پھر فرمایا اے بیٹا! موسی علیہ السلام کی قوم اگرچہ ان کے خلاف تھی لیکن اسکے باوجود ایک پتھر نے انہیں پانی دیا۔ حالانکہ موسی علیہ السلام کو درجہ محمد ﷺ حاصل نہ تھا۔ تو پھر میں جو کہ محمد ﷺ کی متابعت کرتا ہوں۔ مجھے اگر پتھر نے دودھ اور شہد دے دیا ہے تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟

(گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۱۶۳)

معلوم ہوا

۱۔ اولیاء کرام کے نزدیک حضور ﷺ کا اتباع باعث برکت ہے

۲۔ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ حجت ہیں۔

۳۔ اتباع رسول ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ غیب سے رزق عطا فرماتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں

اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق حضور ﷺ حاضر بروحہ اور ناظر بصرہ ہیں۔ یعنی آپ کا جسم پاک قبر انوار میں ہے اور روح پاک کائنات کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اور آپ اپنی قبر انور سے کائنات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں آپ کا بدن مبارک بظاہر تو اس دنیا میں ہوتا تھا لیکن روح عالم ملکوت میں پہنچ جاتی تھی۔

(گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۴۸۶)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ولَلآخرۃ خیر لک من الاولی

مذکورہ حوالہ کا تعلق عالم دنیا سے ہے اس وقت حضور ﷺ عالم برزخ میں ہیں جو کہ حضور ﷺ کے حق میں عالم دنیا سے بہت بہتر اور افضل ہے اگر حضور ﷺ کا جسم بقول داتا صاحب دنیا میں ہوتا تھا اور روح عالم ملکوت میں تو عالم برزخ میں جسم انور کا قبر انوار میں ہونا اور روح کا دنیا کے تمام ذرات میں موجود ہونا بطریق اولی ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ ہیں

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں کا وسیلہ ہیں۔ بخاری شریف میں ہے ان اللہ یعطی وانا القاسم اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں (اسکی نعمتوں کو) تقسیم کرتا ہوں۔

حضرت داتا صاحب نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے

جبریل کو لے لیجئے کہ ہزار ہا برس تک خلعت میں محو عبادت رہے اور ان کو جو عظیم ترین خلعت نصیب ہوئی وہ کیا تھی؟ حضرت محمد ﷺ کی حاشیہ برداری کا شرف! کہ شب معراج میں انہیں حضور ﷺ کے براق کی خدمت پر مامور کیا گیا۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۳۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دور سے دیکھنا اور سننا

اعلحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

نے تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کو اپنی کتاب الدولۃ المکیۃ میں بیان فرمایا ہے

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کیا تجھے یاد نہیں؟ کہ حبیب رضی اللہ عنہ کو جب کفار مکہ نے تختہ دار پر لٹکایا تو رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مسجد میں تشریف فرما تھے اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور جو کچھ حبیب کے ساتھ ہو رہا تھا ساتھ صحابہ کو بھی بتاتے تھے حضرت خبیب نے بھی حضور ﷺ کو دیکھا اور آپ کو سلام کہا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ سلام حضور ﷺ کے کانوں تک پہنچا دیا۔ اور سلام کا جواب حضرت خبیبؓ کو بھی سنوایا۔

معلوم ہوا حضور ﷺ قبر انور میں تشریف فرما ہو کر دور دراز کی مسافت پر رہنے والے غلاموں کو دیکھ رہے ہیں ان کا سلام سنتے ہیں اور انکے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

یہاں یہ واضح رہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے تقریباً ۴۷۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حضور ﷺ بے مثل ہیں

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثل ہیں آپ کی مثل اور نظیر محال ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ اگر خدا چاہے تو محمد جیسے کروڑوں پیدا کر سکتا ہے اسکی تردید میں مولانا فضل خیر آبادی نے اپنی کتاب امتناع النظیر میں تحریر کیا کہ حضور ﷺ کی مثل و نظیر محال اور ممتنع بالذات ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم

لوگوں میں سے کسی جیسا نہیں ہوں مطلب یہ کہ تم میں سے کوئی میری برابری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں وہ ہوں کہ اپنے رب کے حضور میں رات گزارتا ہوں۔ میرا کھانا اور پینا اللہ کی طرف سے ہے (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۴۵۵)

حضور ﷺ کی شفاعت

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ شفیع ہیں قیامت کے دن اپنی امت کیلئے شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو قبول فرما کر آپکی امت کو جنت میں داخل فرمائیگا اور جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرمائے گا۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکی نجات کس بنا پر عمل میں آئے گی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی خطاؤں سے درگذر کردے یا پیغمبر کی شفاعت اسکی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۴۶۱)

اللہ کے ولی کا قول موجودہ دور کے نام نہاد محققین کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو انتہائی دیدہ دلیری سے حضور ﷺ کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔

پابندی سنت کی ترغیب

حضور ﷺ کی ہر سنت باعث برکت ہے آپ کی زندگی کا ہر عمل امت کیلئے بہترین نمونہ ہے۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: مسافر کو چاہیے کہ تحفظ سنت کو ہمیشہ ملحوظ رکھے اور جب کسی کے ہاں مقیم ہو تو کمال احترام کے ساتھ اسکے قریب پہنچے، سلام کہے، جوتا اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں کو باہر نکالے کہ حضور ﷺ یونہی کیا کرتے تھے۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۴۶۱)

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائیں

اہل سنت و جماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مالک کل اور مختار کل بنا دیا ہے۔

اعلیٰحضرت بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں آپ کے خالی ہاتھ میں

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔ اور فقط حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا ہے کہ خدائے عز و جل نے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دے دیں اور فرمایا کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ اور ان خزانوں کو مصرف میں لاتے ہوئے تجمل و شوکت سے بسر کیجئے تو حضور ﷺ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں ان کا طالب نہیں ہوں۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۸۷)

یہ اقتباس ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو کہتے ہیں جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی برکت اور بال مبارک کی شان

اہل سنت و جماعت کے نزدیک ہر وہ چیز جسکی نسبت حضور ﷺ کی ذات پاک کے ساتھ ہو جائے وہ معزز، متبرک و محترم ہو جاتی ہے اور اس سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو العباس القاسم بن مہدی

السیاری رضی اللہ عنہ کے ذکر میں ارشاد فرمایا۔

پیدائشی اعتبار سے آپ کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے تھا جو نہ صرف علم و فضل بلکہ تمول وثروت میں بھی امتیازی شان رکھتا تھا اور پورے مرو میں جاہ و مرتبہ کے لحاظ سے کسی شخص کو بھی ان کے خاندان پر برتری حاصل نہ تھی بہت سی جائیداد ورثہ میں پائی لیکن وہ تمام کی تمام وراثت اور مال و جائیداد پیغمبر ﷺ کے دو موئے مبارک کے عوض دیدی اور اللہ تعالیٰ نے انہی موئے مبارک کی برکت سے انہیں دولت توبہ سے سرفراز فرمایا۔ وصال کے وقت وصیت کی کہ وہ موئے مبارک ان کے منہ میں رکھ دیئے جائیں۔ (گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۳۶۳)

یہ اقتباس ان لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو تبرک بآثار الصالحین کے منکر ہیں۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضور ﷺ کو چونتیس (۳۴) معراجیں عطا کی گئیں۔ جن سے تینتیس معراجیں روحانی اور ایک جسمانی ہے جس کا ذکر سبحن الذی اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی میں کیا گیا ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب کشف المحجوب اگرچہ تصوف کے مضوع پر لکھی گئی ہے تاہم حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے معراج النبی ﷺ کا ذکر نفیس پیرایہ میں فرمایا ہے۔

جب معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو محل قرب میں لایا گیا تو آپ کے نفس کا رشتہ عالم کون وفساد سے منقطع ہو گیا اور اس درجہ تک کہ آپ کا نفس دل کے

مقام تک پہنچ گیا دل نے جان کا درجہ حاصل کر لیا، جان محل باطن میں جا پہنچی۔ اور باطن جملہ درجات سے فانی ہو گیا مقامات معدوم ہو گئے، نشانیوں کا نشان تک باقی نہ رہا، عین مشاہدہ میں مشاہدہ سے غائب، بلکہ غائب سے بھی غائب، آپکے انسانی خواص کا نام ونشان تک نہ رہا، نفسانی مادہ جل کر خاکستر ہو گیا، قوائے طبعی نیست ونابود ہو گئے۔ شواہد ربانی اپنی ولایت میں از خود جلوہ گر ہو گئے۔ مقصود کا مقصود سے ملاپ ہوا اور نظارۂ خداوندی میں کھو گئے۔ (گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۴۸۵)

علم غیب

آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور اکابر علماء کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے اس نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا۔ حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے بعض غیوب کا علم عطا فرمایا اور انبیاء علیہم السلام کے واسطہ سے اولیاء کرام کو بھی کچھ علوم غیبیہ حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف کشف المحجوب کے مختلف مقامات میں تصریح فرمائی ہے کہ اولیاء دلوں کے بھید جانتے ہیں، اپنے مریدوں کے احوال سے باخبر ہوتے ہیں اور دور سے سننے کی بھی انہیں قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس بارے میں کشف المحجوب شریف کے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

ا۔ ولی کی وسعت نظر

لیکن نور محبت اور نور توحید سے منور دل کی بدولت ہم اس دنیا میں اور اس دنیائے عرش تک نگاہ دوڑاتے ہوئے امور عقبیٰ تک مطلع ہو سکتے ہیں۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۷۸)

حضرت حارثہ کی وسعت نظر

جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے حارثہ تو نے صبح کیونکر کی؟ حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک سچے مومن کی طرح حضور ﷺ نے فرمایا اے حارثہ اپنی بات پر غور کر لے۔ کیونکہ ہر چیز کیلئے ایک حقیقت ہوتی ہے چنانچہ تو یہ بتا کہ تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے نفس کو دنیا سے علیحدہ کر لیا ہے اور اس سے دور ہو چکا ہوں اسلئے اس دنیا کے پتھر، مٹی، سونا، چاندی میرے نزدیک یکساں ہیں۔ میں نے راتیں جاگتے جاگتے کاٹ دی ہیں دنوں کی پیاس میں نے برداشت کی ہے اور اب یہ حالت ہے گویا میں اپنے رب کو عرش پر صاف سامنے دیکھ رہا ہوں۔ اہل جنت کو میری نگاہیں گویا ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوئے دیکھ رہی ہیں اور اہل دوزخ باہم گتھم گتھا ہو رہے ہیں۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۷۹)

۳۔ شیخ کو مرید کے تمام احوال سے واقف ہونا چاہیے

چاہیئے کہ (شیخ) خود بھی مستقیم الحال ہو اور راہ طریقت کے تمام نشیب و فراز دیکھے ہوئے ہوں اور احوال طریقت کا ذائقہ چکھے ہوئے ہو، راہ سلوک کے لطف سے واقف ہو، غلبہ حال سے آشنا اور سرور جمال کا شناسا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ مرید کے حال سے پوری طرح مطلع ہو کہ اسکی انتہا کونسے مقام پر ہوگی۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۱۰۶)

۴۔ نگاہ ولی میں تاثیر

حضرت جنید سے روایت ہے کہ انہوں نے باب الطاق میں ایک بے حد حسین یہودی کو دیکھا تو جنید نے کہا بار خدایا اسے میرے حوالے کر دے تو نے اس کس قدر جمیل و شلیل بنایا ہے تھوڑی ہی دیر میں وہ یہودی ان کے پاس چلا آیا اور کہنے لگا کہ اے شیخ مجھے کلمہ شہادت بڑھایئے شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور وہ مسلمان ہو گیا اور بالا آخر اولیاء اللہ کے مقام تک پہنچا۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۱۱۰)

۵۔ ولی دلوں کے بھید جانتے ہیں

حکایت کے اختتام پر حضرت جنید رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرماتے ہیں۔

(اے مرید) تجھے خبر نہ تھی کہ اولیاء اللہ دلوں کے بھید سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۲۲۱)

۶۔ کشف القلوب

ایک بوڑھے بزرگ نے مجھے بتایا کہ ایک روز میں (ابو علی الحسن الدقاق) کی مجلس میں حاضر ہوا۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ توکل کسے کہتے ہیں اس وقت انہوں نے نہایت عمدہ طبری دستار سر پر باندھ رکھی تھی۔ میرا جی چاہا کہ کاش یہ میرے پاس ہوتی۔ بہر حال میں نے عرض کیا اے شیخ توکل کیا چیز ہے؟ فرمایا توکل یہ ہے کہ دوسروں کی دستار کی طمع تیرے دل میں باقی نہ رہے۔ یہ کہا اور دستار میرے آگے پھینک دی۔

(گنج مطلوب ترجمہ المحجوب ۲۶۹)

۷۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مرشد پاک کا کشف

حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہیں (اپنے شیخ کو) وضو کرانے کیلئے میں ان کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ جب سارے کام تقدیر اور قسمت سے وابستہ ہیں تو اچھے بھلے آزاد لوگ خواہ مخواہ پیروں کی غلامی کیوں اختیار کر لیتے ہیں؟ فوراً فرمانے لگے۔ بیٹا مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تم کس خیال کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہو مگر یاد رکھو کہ ہر حکم کا ایک سبب ہوا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی معمولی بچے کے سر پر تاج کرامت رکھ دے تو سب سے پہلے اسے توبہ کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور پھر اسے اپنے کسی دوست کی خدمت پر مامور کر دیتا ہے تاکہ اسکی خدمت ہی اس کی کرامت کا سبب بن جائے۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۷۴)

۸۔ ولی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے

اور یہ بھی روا ہے کہ ایک صاحب ولایت خلق خدا کے اندیشوں سے باخبر ہو جائے۔
(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۶۹)

۹۔ ولی کی قوت سامعہ

حکایت ابو درداء اور سلیمان رضی اللہ عنہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے اور کھانا کھا رہے تھے اور پیالہ کو تسبیح پڑھتے ہوئے سن رہے تھے۔
(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۷۵)

تصرفات اولیاء

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں اس حقیقت کو واضح

کیا ہے کہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت وطاقت سے کائنات میں تصرف کرتے ہیں اور وہ بااختیار ہوتے ہیں۔ حسب ذیل اقتباسات ملاحظہ ہوں

ا۔ تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

حضرت ابوالقاسم علی الگرگانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ "لسان الوقت" ہیں۔ (وقت کی زبان) یعنی جو کچھ انکی زبان سے نکلتا ہے پورا ہو کر رہتا ہے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۷۸)

۲۔ ولی کا ہوا پر تصرف

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو ہوا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیونکر حاصل ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے ہواء (یعنی خواہش نفس) کو قدموں تلے روند ڈالا تو میرے قدم ہوا میں بلند ہو گئے یعنی میں ہوا میں اڑ رہا ہوں۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۳۲)

۳۔ ولی کا پانی پر تصرف

اور یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علاء بن الحضرمی کو ایک غزوہ پر مامور فرمایا راستے میں انہیں (حضرمی) کو دریا عبور کرنا تھا۔ انہوں نے اس پر قدم رکھا اور سب یوں دریا پار کر گئے کہ پاؤں بھی تر نہ ہونے پائے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۷۳)

۴۔ درندوں پر ولی کا تصرف

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے مشہور ہے کہ ایک مرتبہ کہیں چلے جا رہے تھے چلتے چلتے انہوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ عین راستے میں کھڑے ہیں اور ایک شیر نے ان کا رستہ روک رکھا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا۔اے کتے! اگر تو حکم الٰہی کے تحت وہاں کھڑا ہے تو بے شک کھڑا رہ اور اگر ایسا نہیں تو پھر راستہ چھوڑ دے تا کہ ہم یہاں سے گزر سکیں۔شیر اٹھ کھڑا ہوا پھر عبداللہ سے پیار کر کے جنگل کے اندر چلا گیا۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۷۵)

قبور اولیا سے استمداد، انکی زیارت، ان پر چلہ کشی، ان سے مدد یں مانگنا، اولیاء کا وسیلہ اور انکے مزارات پر چادر چڑھانا

سلف صالحین کا معمول اور اہلسنت کا مسلک ہے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی کتاب کشف الحجوب میں ان عنوانات پر گفتگو کی گئی ہے۔جنکی مختصر تفصیل حسب ذیل اقتباسات سے واضح ہے

ا۔مزار کی زیارت اور چلہ

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ایک واقعہ پیش آیا اور میں نے اس امید پر کہ وہ مسئلہ جلد حل ہو جائے بے حد کوشش کی لیکن وہ حل نہ ہوا۔اس سے قبل بھی ایک دفعہ مجھے اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آچکا تھا اور تب میں نے شیخ بایزید کے مزار کی مجاورت اختیار کر کے اسے حل کیا تھا چنانچہ اس مرتبہ بھی میں نے ادھر ہی کا قصد کیا اور تین ماہ تک ان کے مزار پر مجاور رہا۔ (گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۱۲۶)

۲۔قبور اولیاء سے استمداد اور ان سے مرادیں مانگنا

حضرت ابوالعباس القاسم بن مہدی السیاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ آج تک ان کی قبر مرو میں موجود ہے اور لوگ وہاں مرادیں مانگنے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مہمات سر کرنے کیلئے ان سے طالب امداد ہوتے ہیں اور ان کا تجربہ کامیاب رہتا ہے۔جسے اکثر آزمایا جاچکا ہے۔
(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۶۳)

۳۔ولی کے مزار کی مجاورت اور مزار کی چادر

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ایک مرتبہ میں مہنہ میں شیخ ابو سعید کے مزار پر تنہا بیٹھا ہوا تھا کہ ان دنوں یہی میرا معمول تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید کبوتر آیا اور اس غلاف کے نیچے جا گھسا جو ان کی تربت پر ڈالا گیا تھا میں نے دل میں کہا کسی سے چھوٹ کر یہاں آ گھسا ہے لیکن اٹھ کر جو غلاف اٹھایا تو وہاں کچھ بھی نظر نہ آیا۔دوسرے دن اور تیسرے دن بھی یہی کچھ مجھے دکھائی دیتا رہا اور میں غرق حیرت رہ گیا۔آخر ایک رات میں نے صاحب تربت کو خواب میں دیکھا تو اس واقعہ کے بارے میں ان سے پوچھا۔فرمانے لگے کہ وہ کبوتر میرے معاملات کی صفائی ہے جو روز قبر کے اندر میرے صحبت میں بیٹھنے کیلئے آیا کرتی ہے
(گنج مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۷۹)

معلوم ہوا بزرگوں کی قبر پر چادر چڑھانا صدیوں سے مسلمانوں کا معمول ہے نہ کہ بدعت اور شرک۔

۴۔خاص مقام یا بزرگ کی زیارت کیلئے سفر جائز ہے

جب کوئی درویش اقامت چھوڑ کر سفر اختیار کرے تو اسکے ادب کی ایک شرط یہ کہ اس کا سفر کسی خاص نیک مقصد کے تحت مثلاً حج، جہاد، خاص مقام کی زیارت، کسی روحانی فائدے، تلاش علم یا مشائخ میں سے کسی شیخ کی زیارت وغیرہ کے سلسلہ میں ہو۔ (گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۵۶۱)

غیر اللہ سے مدد مانگنا

اولیاء اللہ اور انبیاء کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقی امداد تو رب تعالیٰ ہی کی ہے یہ حضرات اسکے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہ ہی عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمتہ نے اسی عقیدہ کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔
تیسری وجہ خلق سے سوال کرنے کی یہ ہوتی ہے کہ حرمت حق ملحوظ رہے کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دنیا کا جو کچھ مال واملاک ہے سب اللہ کا ہے اور لوگ اس مال و منال کے فقط وکیل یا نگران ہیں چنانچہ سائل جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ادھر ہی جاتے ہیں اور اسکے وکیلوں سے اپنا حصہ طلب کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ذرا ذرا سی چیز براہ راست اسی سے طلب کرتے رہا کریں جبکہ وہ سمجھتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں کہ ان کا ان وکیلوں سے طلب کرنا دراصل اسی سے طلب کرنا ہے (کہ وہ اس کے وکیل تو ہیں پس جاننا چاہیے کہ وہ بندہ جو اپنی طلب وکیل کو پیش کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت و عزت کے نزدیک تر ہے بہ نسبت اسکے جو خود اللہ تعالیٰ ہی سے اپنا حصہ طلب کرنے لگے پس ان کا غیر سے سوال کرنا حضوری حق اور اقبال حق کی وجہ سے ہوتا ہے۔نہ اسلئے

کہ وہ اس سے غیبت یا روگردانی کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔
(گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۱۷۰)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی شان

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ جنکی ولائت مسلمہ ہے آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ اگر تقلید شرک ہوتی یا حرام تو آپ جیسے ولی اللہ کسی کے بھی مقلد نہ ہوتے۔ اسی طرح حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔

حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرماتے ہوئے حضرت یحیٰ بن معاذ الرازی رضی اللہ عنہ کا خواب نقل فرماتے ہیں۔

انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے۔ میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ نے فرمایا مجھے ابو حنیفہ کے علم میں تلاش کرو۔ داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں زہد و عبادت میں ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بیشمار مناقب اور فضائل مشہور ہیں اور اس قدر ہیں کہ یہ کتاب ان کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ (گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۵۸۴)

تقلید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمتہ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ اسکی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

اور میں کہ علی بن عثمان جلابی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کا طلبگار ہوں۔ایک دن ملک شام میں تھا۔وہاں ایک دن مؤذن رسول ﷺ حضرت بلال کے مزار پر سو رہا تھا۔خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مکہ میں ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لائے اور ایک بوڑھے کو یوں آغوش میں لیے ہوئے ہیں جیسے کہ پیار سے چھوٹے بچوں کو اٹھا لیتے ہیں۔میں نے دوڑ کر حضور ﷺ کے پاؤں اور ہاتھوں کو چوم لیا اور حیران تھا کہ آخر وہ (بوڑھا) کون ہے؟ اور یہ کیا ماجرا ہے؟ حضور ﷺ نے معجزانہ انداز میں مرے دل کی بات معلوم کر لی اور فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے اہل دیار کے امام یعنی ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔(گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۱۷۱)

اس خواب سے حسب ذیل مسائل معلوم ہوئے

۱۔حضرت داتا صاحب علیہ الرحمتہ کے نزدیک بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔شرک نہیں

۲۔حضور ﷺ غیب جانتے ہیں۔

۳۔حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت ابوحنیفہ حضرت داتا صاحب کے امام ہیں اور ان کے ہم وطنوں کے بھی۔

۴۔حضور ﷺ نے حضرت امام ابوحنیفہ کی امانت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک نظر

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی۔حضرت زوطی فارسی النسل ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عاشق زار تھے اور مقربین میں سے تھے۔

۲۔ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۵۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۳۔ تابعی ہیں چار صحابہ سے ملاقات کی اور ان سے احادیث حاصل کیں۔ انسؓ بن مالک بن بصرہ میں۔ عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہیل بن سعد مدینہ میں ابوطفیلؓ عامر مکہ میں۔

۴۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زندۂ جاوید معجزہ ہیں۔ مسلم اور بخاری میں ہے "الزی نفسی بیدہ لو کان الدین معلقا با لثریا لتنا ولہ رجل من فارس".

۵۔ آپ کے ایک لاکھ شاگرد ہیں۔ آپ کے ایک شاگرد امام محمد نے نوسو نوے دینی کتابیں تصنیف کیں۔

۶۔ عشاء کے وضو سے چالیس سال تک نماز فجر ادا کی۔

۷۔ ایک سو مرتبہ خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی

۸۔ مزار کا فیض بقول امام شافعی جاری ہے۔

۹۔ بیشمار اولیاء حنفی تھے۔ ابراہیم ادھم، شقیق بلخی، معروف کرخی، بایزید بسطامی، فضیل بن عیاض وغیرہم۔